خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 26- جون 1999ء - 11 ربیع الاول 1420 ہجری - 26- احسان 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 142

ہفتہ 26- جون 1999ء

سچا چہرہ

حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ استقبال کے لئے نکلے- میں بھی ان میں شامل تھا- جب میں نے حضورؐ کا چہرہ مبارک دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا-

(جامع ترمذی ابواب صفة القیامه)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں- افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا- وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا- اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی- اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں- وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اُس کو دی گئی ہے- اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے- جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے-

(حقیقة الوحی- روحانی خزائن جلد 22 ص 118)

ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبیؐ اور زندہ نبیؐ اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبیؐ صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر- تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی

(سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 ص 82)

اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیرالناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں-

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 ص 557)

دنیا میں کروڑ ہا ایسے پاک فطرت گذرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے- لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-

(چشمہ معرفت- روحانی خزائن جلد 23 ص 301)

احسان کا بدلہ احسان

حضرت مسیح موعود نے اپنی ایک عربی تصنیف اعجاز المسیح میں فرمایا-

ترجمہ "(اے لوگو) اس محسن نبی پر درود بھیجو- جو خداوند رحمان و منان کی صفات کا مظہر ہے- کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے- اور جس دل میں آپ کے احسانات کا احساس نہیں- اس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو تباہ کرنے کے درپے ہے- اے اللہ اس امی رسولؐ اور نبیؐ پر درود بھیج جس نے آخرین کو بھی پانی سے سیر کیا ہے جس طرح اس نے اولین کو سیر کیا- اور انہیں اپنے رنگ میں رنگین کیا تھا- اور انہیں پاک لوگوں میں داخل کیا تھا"

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 5'6)

درود شریف میں تمام دعائیں آجاتی ہیں

درود شریف تمام دعاؤں کا منبع ہے اور قبولیت دعا کا ایک گر ہے اس کے ذریعے سے انسان کی دوسری دعائیں بھی قبولیت کا درجہ پا لیتی ہیں چنانچہ اس بارہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی روایت ہے کہ

میں لاہور کے دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل میں ملازم تھا 1898ء کا یا اس کے قریب کا واقعہ ہے- کہ میں درود شریف کثرت سے پڑھتا تھا- اور اس میں بہت لذت اور سرور حاصل کرتا تھا- انہی ایام میں میں نے ایک حدیث میں پڑھا- کہ ایک صحابی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ میری ساری دعائیں درود شریف ہی ہوا کریں گی- یہ حدیث پڑھ کر مجھے بھی پر زور خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی ایسا ہی کروں- چنانچہ ایک روز جب کہ میں قادیان آیا ہوا تھا- اور بیت مبارک میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر تھا- میں نے عرض کیا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں اپنی تمام خواہشوں اور مرادوں کی بجائے اللہ تعالیٰ سے درود شریف ہی کی دعا مانگا کروں- حضور نے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور تمام حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر اسی وقت میرے لئے دعا کی- تب سے میرا اس پر عمل ہے کہ اپنی تمام خواہشوں کو درود شریف کی دعا میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں- اور یہ قبولیت دعا کا ایک بہت بڑا ذریعہ میرے تجربہ میں آیا ہے-(درود شریف مولفہ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلالپوری ص 138)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمدؐ مصطفیٰ ہے مجتبیٰ ہے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

محمدؐ مصطفیٰ ہے مجتبیٰ ہے
محمدؐ مہ لقا ہے دِل رُبا ہے

محمدؐ جامعِ حسن و شمائل
محمدؐ محسنِ ارض و سما ہے

کمالاتِ نبوّت کا خزانہ
اگر پوچھو تو ختم الانبیاء ہے

شریعت اس کی کامل اور مدلّل
غذا ہے اور دوا ہے اور شفا ہے

وہ سنگِ گوشۂ قصرِ رسالت
یہی "تورات" نے اس کو لکھا ہے

گِرا جس پر ہوا وہ چوُرا چوُرا
گِرا جو اس پہ خود ٹکڑے ہوا ہے

کہا ہے سچ مسیحِ ناصریؑ نے
نزول اس کا نزولِ کبریا ہے

محمدؐ نیّرِ راہِ ہُدیٰ ہے
محمدؐ شافعِ روزِ جزا ہے

محمدؐ فخرِ شانِ آدمیّت
محمدؐ مظہرِ ذاتِ خُدا ہے

محمدؐ باعثِ تکوینِ عالَم
جسے لَولاک خالق نے کہا ہے

محمدؐ پیکرِ عصمت سراسر
کہ ہر بات اس کی وحیٔ بے خطا ہے

محمدؐ قابَ قوسینِ محبّت
شفیعِ وصلِ انسان و خدا ہے

محمدؐ رحمۃٌ لِلعَالَمِیں ہے
عدو تک جس کے احساں سے دبا ہے

محمدؐ حاملِ توحیدِ باری
جو عالَم کے لئے رازِ بقا ہے

محمدؐ صاحبِ اخلاقِ کامل
جمالی اور جلالی ایک جا ہے

ہر اِک حالت سے گزرا جبکہ وہ خود
تو ہر اک خُلق بھی دکھلا دیا ہے

محمدؐ رازدانِ علمِ یزداں
کہ باطل جس سے سحرِ فلسفہ ہے

محمدؐ قاسمِ انعامِ کوثر
ہر اک نعمتَ جہاں بے انتہا ہے

علَم بردارِ آئینِ مساوات
بڑا احسان دنیا پہ کیا ہے

اُٹھایا خاک سے رَوندے ہوؤں کو
ہر اک جانب سے شورِ مرحبا ہے

ہوا قرآن اس کے دل پہ نازل
وہ دل کیا ہے کہ عرشِ کبریٰا ہے

وہی زندہ نبی ہے تا قیامت
کہ لنگر فیض کا جاری سدا ہے

امامِ سالکانِ برق رفتار
کہ سِدرہ ایک سب کی منتہیٰ ہے

درندے بن گئے انسانِ کامل
اثر صحبت کا خود اِک معجزہ ہے

یتیمی سے شہنشاہی پہ پہنچا
مگر پھر بھی وہی عجز و دُعا ہے

غرض سچ مچ محمدؐ ہے محمدؐ
جبھی تو چار سُو صلِّ علیٰ ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

مطالعہ سیرت النبیؐ کی برکت سے حیرت انگیز فکری انقلاب

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے　　محمدؐ جو کہ محبوب خدا ہے
ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ　　کہ وہ شاہنشہِ ہر دو سرا ہے

ایک عالمی تحریک اور اس کا پس منظر

نقشہ عالم میں پہلی بار 17 جون 1928ء کو سیرت النبی ﷺ کے بابرکت جلسوں کے بین الاقوامی سلسلہ کا آغاز ہوا۔ بانی تحریک حضرت امام جماعت احمدیہ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (1889-1965ء) نے اس عالمی جدوجہد کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"آنحضرت ﷺ ان وجودوں میں سے ہیں جن کے متعلق کسی شاعر نے کہا ہے کہ"

"آفتاب آمد دلیلِ آفتاب"

سورج کے چڑھنے کی دلیل کیا ہے؟ یہ کہ سورج چڑھا ہوا ہے کوئی پوچھے اس بات کی کیا دلیل ہے کہ سورج چڑھا ہوا ہے تو اسے کہا جائے گا۔ دیکھ لو سورج چڑھا ہوا ہے۔ تو کئی ایسے وجود ہوتے ہیں کہ ان کی ذات ہی ان کا ثبوت ہوتی ہے اور رسول کریم ﷺ کی ذات ستودہ صفات انہی وجودوں میں سے ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اس وقت تک جو انسان پیدا ہوئے یا آئندہ پیدا ہوں گے وہ سب کے سب رسول کریم ﷺ سے نیچے ہیں اور آپؐ سب پر فوقیت رکھتے ہیں ایسے انسان کی زندگی پر اگر کوئی اعتراض کرتا ہے تو اس کی زندگی کو بگاڑ کر ہی کر سکتا ہے اور بگاڑے ہوئے حالات سے وہی متاثر ہو سکتا ہے جسے صحیح حالات کا علم نہ ہو..... رسول کریم ﷺ کی ذات پر اسی طرح حملے کئے جاتے ہیں ایسے حملوں کے اندفاع کا بہترین طریق یہ نہیں ہے کہ ان کا جواب دیا جائے بلکہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کو توجہ دلائیں کہ وہ رسول کریم ﷺ کے حالات خود پڑھیں اور ان سے صحیح طور پر واقفیت حاصل کریں۔ **جب وہ آپ کے حالات پڑھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ آپ کی ذات نور ہی نور ہے** اور اس ذات پر اعتراض کرنے والا خود اندھا ہے۔"

(الفضل 4 مئی 1928ء ص 5)

پرجوش خیر مقدم اور فقید المثال کامیابی

برصغیر کے مقتدر مسلم حلقوں نے اس تحریک کا پرجوش خیر مقدم کیا اور ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اتحاد و وحدت کا ایک روح پرور نظارہ چشم فلک نے دیکھا جس کی اس سے قبل کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہ تحریک کس درجہ کامیاب ہوئی اس کا اندازہ لگانے کے لئے جون 1929ء میں جہلم کی سربر آوردہ مسلم شخصیات کی طرف سے شائع ہونے والے ایک اشتہار سے بھی بخوبی لگایا جا سکتا ہے جس کا عنوان تھا۔ **"دنیا کا محسن"** اور اس کے نیچے مندرجہ ذیل حضرات کے دستخط تھے۔ مولوی محمد اکرم خان بیرسٹرایٹ لا و گورنمنٹ ایڈووکیٹ جہلم، چوہدری ذکاء اللہ خان ایم اے ایل ایل بی پلیڈر جہلم، پنڈت عبد القادر بی اے آنرز بیرسٹرایٹ لاء جہلم، چوہدری فیروز الدین بی اے ایل ایل بی پلیڈر جہلم، شیخ محمد شفیع بی اے ایل ایل بی پلیڈر جہلم، شیخ بشیر علی بی اے ایل ایل بی پلیڈر جہلم، حافظ نور محمد میونسپل کمشنر و پریذیڈنٹ اہل السنت و الجماعت جہلم، مستری عبد الرحمان میونسپل کمشنر و پریذیڈنٹ اہل حدیث جہلم، شیخ عمر بخش متولی مسجد خانساماں جہلم شیخ محمد حسین میونسپل کمشنر جہلم، حکیم جمشید علی خاں پریذیڈنٹ انجمن امامیہ جہلم، ڈاکٹر نذر محمد میڈیکل پریکٹیشنر و پریذیڈنٹ خلافت کمیٹی جہلم، اس اشتہار میں بتایا گیا کہ۔

"کسی اہل بصیرت مسلمان سے پوشیدہ نہیں کہ فی زمانہ کچھ ہماری غفلتوں اور علمی اور عملی کمزوریوں کے باعث اور کچھ مخالف کے خلاف واقعہ طرز عمل کے ماتحت امام المتقین سید المعصومین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پاک سیرت نہ صرف دوسرے اہل مذہب بلکہ خود مسلمانوں کی آنکھوں سے بھی اوجھل ہو چکی ہے۔ اس لئے اشد ضرورت اس بات کی ہے کہ حضور سرور عالم کی سیرت صحیحہ سے دنیا جہاں والوں کو آگاہ کیا جاوے تاکہ وہ حقیقت کو پاکر اتباع ظن کے گناہ اور اس کے زہر سے محفوظ ہو جاویں۔

اسی غرض کو مد نظر رکھتے ہوئے گزشتہ سال **حضرت امام جماعت احمدیہ نے یہ مبارک تحریک کی تھی** کہ ایک ہی تاریخ مقررہ پر ہندوستان کے گوشے گوشے میں جلسے منعقد کر کے آنحضرتؐ کی پاکیزہ زندگی حضور کے دنیا پر احسانات اور آپ کی قربانیاں، قرآن کریم اور صحیح تاریخ سے بیان کی جائیں چنانچہ یہ **تحریک بڑی حد تک کامیاب اور مفید ثابت ہوئی۔**

توکل کرتے ہوئے امسال یہ ایک مزید تجویز کی گئی ہے کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالک غیر یورپ، امریکہ، افریقہ وغیرہ وغیرہ میں بھی 2 جون 1929ء کو ایسے جلسے منعقد کئے جائیں۔"

مشتہر اصحاب نے مزید لکھا۔

"ان جلسوں کی غرض وغایت یہ ہے کہ لیکچروں اور خوش آئند تقریروں کے ذریعہ لاکھوں ان پڑھ یا غفلت اور سستی کی وجہ سے خود مطالعہ سے معذور مسلمان اس دن تھوڑا سا وقت رسول کریم کی ذات والا صفات کے متعلق کافی واقفیت حاصل کر لیں گے۔ اور ضمناً غیر مسلم صاحبان پر جب **آنحضرتؐ کے صحیح واقعات واضح ہوں گے تو سلیم الفطرت اور شریف الطبع اصحاب اپنے ایسے ہم مذہبوں کو جو تعصب سے اندھے ہو رہے ہیں گالیاں دینے سے روکیں گے۔** اسی طرح بعض مفسد جو رسول اکرمؐ کی شان میں خلاف واقعہ اور گندے مضامین لکھ لکھ کر آئے دن ملک کا امن برباد کر رہے ہیں اپنے کئے پر پشیمان ہو کر آئندہ کے لئے اصلاح پا جائیں گے۔"

فکری انقلاب کے چند واضح نمونے

مطالعہ سیرت نبویؐ کی اس عظیم الشان تحریک نے چند سالوں کے اندر حیرت انگیز ذہنی، علمی اور فکری انقلاب بپا کر ڈالا اور بہت سے دل آنحضرت ﷺ کی محبت و الفت سے سرشار ہو گئے اور شرق و غرب کی گردنیں فرط عقیدت سے شہنشاہ نبوت ﷺ کے حضور جھک گئیں۔

اس ضمن میں بطور نمونہ ذیل میں صرف چند تحریرات ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں یہ تحریرات غیر مسلم حلقوں سے تعلق رکھتی ہیں اور الفضل قادیان میں 1928ء سے 1933ء کے دوران سپرد اشاعت ہوئیں۔

لالہ دنی چند صاحب ایڈووکیٹ انبالہ

"میں اس بات کا قائل ہوں کہ روز آفرینش سے دنیا بترتیب روز افزوں ترقی کرتی چلی آئی ہے۔ جس غیر معمولی انسان نے کسی ملک یا دنیا کی اخلاقی یا سوشل یا پولیٹیکل حالت کو بہتر بنانے میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ وہ تمام دیگر انسان کے شکریہ کا مستحق ہے۔ اس امر سے کوئی انصاف پسند شخص انکار نہیں کر سکتا۔ کہ آنحضرت محمدؐ صاحب نے دنیا کے اندر غیر معمولی تبدیلی پیدا کی۔ آپ کی پیدائش سے پہلے کا زمانہ، زمانہ جاہلیت کے نام سے بجا طور پر موسوم ہے ملک عرب میں کئی قسم کی خرابیاں موجود تھیں۔ وہ آپ نے یک قلم دور کیں۔ انسان کو یہ سبق دیا۔ کہ وہ اشرف المخلوقات ہے اور ایک ایسی عالمگیر برادری کی بنیاد ڈالی۔ جس میں ہر ایک انسان کو مساوات کا درجہ دیا۔ خدا کی نسبت جو دنیا میں پہلے خیال موجود تھا۔ اس کے اندر وحدانیت کے مسئلہ کی تعلیم و تلقین دے کر ایک بڑی اصلاح پیدا کی۔ یہ باور کرتا ہوا کہ مذہب کی شاہراہ میں بڑی ترقی اور تبدیلی کی ضرورت ہے میں آنحضرت کے مشن کی نسبت خراج تحسین ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا ایک عظیم الشان شخصیت کا ثبوت یہ ہے۔ کہ وہ اپنی مثال سے کئی غیر معمولی انسان بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ **اس معیار سے آنحضرت ﷺ کا درجہ دنیا کے ہادیوں کی صف اول میں آتا ہے۔ آپ نے حضرت عمرؓ، حضرت ابوبکر**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدیقؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو بنایا۔ جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں آنحضرت کے مشن کو غیر معمولی فروغ دیا۔

ہر ایک غیر مسلم کا فرض ہے کہ وہ ایک ایسے غیر معمولی انسان کو عزت سے یاد کرے۔ میرے لئے اور میری سمجھ میں ہر ایک غیر مسلم کے لئے آنحضرت ﷺ کی عزت کرنے کے لئے یہ قطعی دلیل ہے کہ میں ایسا کرنے سے ان کے لاکھوں کروڑوں پیروؤں کے جذبات اور احساسات کی قدر کرتا ہوں۔"

(الفضل 12۔جون 1928ء ص 30)

بھگت سائیں داس
ایڈووکیٹ مری

"اس میں شک نہیں۔ کہ ہر ایک ریفارمر نے دنیا میں آکر بہت کچھ کیا۔ مگر حضرت محمدؐ صاحب نے دنیا پر اس قدر احسان کئے۔ جن کی مثال نہیں ملتی۔ عرب قوم جس جہالت میں گری ہوئی تھی اور کام۔ کرودھ، موہ۔ ہنکار میں پھنسی ہوئی تھی۔ خیال تھا۔ کہ یہ کبھی نہیں اٹھ سکتی۔ مگر حضرت محمدؐ صاحب کی تعلیم کا اثر سمجھ لو۔ یا آپ کی روحانی طاقت کی شکتی کہہ لو۔ کہ اس مردہ قوم میں جان پڑ گئی۔ اور نہ معلوم حضرت نے ان میں کیا پھونک دیا۔ کہ وہ جنگلی دنیا کے بادشاہ بن کر بنی نوع انسان کو تہذیب کا سبق دینے لگے۔ بعض ناواقف کہہ دیتے ہیں۔ کہ اسلام تلوار سے پھیلا۔ مگر ان لوگوں کو یہ بھی بتانا چاہئے کہ وہ تلوار کے دھنی حضرت محمدؐ نے کہاں سے پیدا کر لئے۔ جنہوں نے بھارت ورش سے لے کر سپین تک تہلکہ مچا دیا۔ پس یہ صحیح نہیں۔ کہ اسلام تلوار سے پھیلا۔

اس کلجگ کے زمانہ میں گو لوگ خدا کو بھی جواب دے رہے ہیں اور مذہب سے دور ہو رہے ہیں۔ مگر زمانہ ان کو آہستہ آہستہ محمدؐ صاحب کی تعلیم پر لا رہا ہے۔ ایک وقت تھا جب تعدد ازدواج پر اعتراض کئے جاتے تھے۔ مگر اب لوگ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ بعض حالتوں میں اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ طلاق پر نکتہ چینی کی جاتی ہے۔ مگر دنیا اس کی ضرورت کو سمجھ کر اسے قبول کر رہی ہے۔ بلکہ حکومتوں سے قانون پاس کرائے جا رہے ہیں۔ اسی طرح بدھوا بواہ کی تعلیم سب سے پہلے اسلام نے ہی دی۔ جس کی پیروی آج ہندوستان میں بھی ہو رہی ہے۔

اس قسم کی بہت باتیں ہیں۔ جن کو پہلے برا خیال کیا جاتا تھا۔ اب انہیں قبول کیا جا رہا ہے۔ پس میں کہوں گا۔ کہ حضرت محمدؐ صاحب کی تعلیم کے پرچار نے دنیا کو بہت لابھ پہنچایا۔

حضرت محمدؐ صاحب نے ایک بہت بڑا احسان جو تمام مذاہب کے پیروؤں پر کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ نے آکر اپنے سے پہلے تمام آنے والے مہاپرشوں کی تصدیق کر کے امن کا دروازہ کھول دیا۔ آپ نے کروڑہا مسلمانوں کو یہ سکھشا دی کہ ہر ملک اور ہر قوم میں ریفارمر ہوتے آئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر یہی طریق سب لوگ اختیار کریں۔ تو آج دنیا کے جھگڑے اور فساد مٹ سکتے ہیں۔"

(الفضل 31 مئی 1929ء ص 29)

ریورنڈ پادری غلام مسیح
صاحب سابق ایڈیٹر
"نور افشاں"

آپؐ عرب کے فرزند اعظم تھے۔ آپؐ یتیم اعظم تھے۔ آپؐ نے غربت و مسکینی کا قدرت سے حصہ وافر پایا تھا۔ گو آپؐ قبیلہ قریش کے ایک نہایت شریف خاندان سے تھے۔ تاہم قوم قریش کے اکابر خاندانوں کے مقابلہ میں غریب خاندان سے تھے۔ حکمت الٰہی نے آپؐ کو جائیداد جدی سے کچھ نہیں دیا تھا۔ اور نہ آپؐ اپنے وارثوں کے لئے دنیوی مال و دولت چھوڑ کر گئے۔ یہ ایک انوکھی حقیقت ہے کہ آپؐ یتیم و غریب ہو کر دنیا میں رونما ہوئے۔ اپنی زندگی کی 23 سالہ خدمات سے اپنے تابعین کو عرب کے مالک و مختار بنا گئے۔ مگر اپنے پیچھے اپنے وارثوں کو دنیوی مال و دولت میں سے ایک کوڑی بھی نہ دے کر گئے۔ آپؐ کی زندگی کے نمایاں پاکیزہ خصائل آپؐ کی زندگی کی ایسی ابتداء اور انتہاء کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔

آپؐ کے اسماء اور القاب سے آپؐ کی خصلت و سیرت کا پتہ لگتا ہے۔ آپؐ کے اسماء ہیں سے محمدؐ، شاہدؐ، نذیرؐ، بشیرؐ محمد رسول اللہؐ نہایت مشہور و معروف اسماء ہیں۔ ہمیں اس فہرست میں سردار، سردار قریش، سردار عرب، فاتح عرب، بادشاہ عرب وغیرہ القاب نہ ملنے سے ضرور تعجب ہوتا ہے۔

تاریخ اسلام نے آج تک لاریب آپؐ کی زندگی کا۔ زندگی کی خدمات کا۔ آپؐ کی فتوحات اور آپؐ کی جنگوں کا۔ آپؐ کی بہادری اور شجاعت کا ذکر نہایت تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔ اور دکھایا ہے کہ آپؐ وصال الٰہی سے پیشتر کل عرب کے مالک و مختار ہو چکے تھے مگر تاریخ اسلام نے کسی جگہ آپؐ کو تخت سلطنت پر متمکن ہوتے نہیں دکھایا۔ کہیں آپؐ کے شاہانہ لباس کا ذکر نہیں کیا۔ کہیں آپؐ کی تاج پوشی کا تذکرہ نہیں کیا۔ کہیں آپ کو اپنے لئے شاہی محل تعمیر کراتے نہیں دکھایا۔ آپ کی تمام عمر میں تاریخ اسلام نے آپؐ کے زمانہ زندگی میں صرف ایک ہی عمارت تعمیر کرائی۔ جو مسجد نبوی کے نام سے مشہور ہے۔ وہ بھی خانہ خدا تھی۔ عبادت خانہ تھی۔ کیا ہم ان حالات کو معلوم کر کے سخت متعجب نہیں ہوتے۔

آپؐ کے زمانہ کے آزاد عرب کے سرداروں کے مشاغل زندگی کا اور عربوں کے مذہبی عقائد و رسوم کا تاریخ نویسوں نے نہایت سیاہ خاکہ کھینچا ہے۔ ان کی شراب نوشی کا، جوا بازی کا۔ ان کے حسب و نسب پر فخر کرنے کا۔ ان کی خود غرضانہ زندگی کے تباہ کن طرز عمل کا۔ ان کے ظلم و شر کا۔ اور غلاموں وغیرہ سے بدسلوکیوں کا بیوہ، یتیموں اور مسکینوں پر مظالم روا رکھنے کا۔ ناچ رنگ میں مشغول رہنے کا۔ کفر و نفاق کا مفصل ذکر کیا ہے۔ مگر حیرت اس بات میں پائی جاتی ہے۔ کہ تاریخ نے آنحضرتؐ کو خوشحالی اور فارغ البالی اور اپنی کامیابی اور اقبال مندی کے زمانہ میں بھی عربوں کی مکروہات سے مانوس نہیں دکھایا۔ بلکہ آپؐ کی زندگی کو ان تمام مکروہات سے سخت متنفر ظاہر کیا ہے۔ جو آپؐ کے زمانہ کے تمام مشاہیر کی زندگی کی زیبائش و آرائش تھے۔

تاریخ آنحضرتؐ کو واحد خدا کی عزت و عبادت کے پیغام کے ساتھ میدان عمل میں لاتی ہے۔ اور خدا ہی آپ کی زندگی کی صداقت اور آپؐ کی قوت و طاقت تھا۔ آپ کے مقابل آپؐ کی آبائی قوم جو بت پرست تھی۔ اپنے آبائی مذہب کی حمایت و حفاظت میں سد سکندری بنا کر کھڑا کر دیتی ہے۔ قریباً 13 سال تک آپؐ کو مکہ شریف میں دکھ اور تکالیف دیتی ہے۔ مگر آپؐ کے دینی جوش میں کمی نہیں آتی آپؐ کے استقلال میں ضعف و کمزوری نہیں پائی جاتی۔ آپؐ کے جذبات اور ارادوں میں کمی نہیں آتی۔ آپؐ کے استقلال کے پاؤں متزلزل نہیں ہوتے۔ آخر کار تمام عرب میں آپؐ کے استقلال اور صبر کی دھوم مچ جاتی ہے۔ اور ہر چہار اطراف سے لوگ آپؐ کی دینی راہنمائی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کیا آپؐ کے اس استقلال میں اور آپؐ کے اسلامی جوش اور آپؐ کی اسلامی خدمات میں آپؐ کی پاکیزہ خصلت و سیرت کی کم نمائش پائی جاتی ہے؟

خدا ترسی اور خدا پرستی آپؐ کی زندگی میں نمایاں جگہ رکھتی تھی۔ آپؐ کی زندگی پر اگر غور سے نظر ڈالی جائے تو یہ بات صفائی سے معلوم ہو جائے گی۔ کہ آپؐ کو جو عرب میں فتوحات حاصل ہوئیں۔ وہ آپؐ کے تابعین کی کوششوں کا نتیجہ نہ تھیں۔ بلکہ آپؐ کی دعاؤں اور مناجاتوں کا جواب تھیں۔ آپؐ کا روزانہ پانچ وقت اور سات وقت دعا و نماز میں مصروف رہنا ظاہر کرتا ہے کہ آپؐ کا خدا پر کمال بھروسہ تھا اور اس سے آپؐ کو وہ طاقت حاصل ہوتی تھی۔ جس کی آپؐ کو میدان عمل میں ضرورت ہوتی تھی۔ اس بات کا کوئی حق پسند انکار نہیں کر سکتا۔

آپؐ غریب لوگوں کے لئے بمنزلہ باپ تھے۔ رحم و ہمدردی کا آپؐ کی طبیعت میں دریا موجزن تھا۔ آپؐ تمام مظلوم اور تباہ حال لوگوں کے لئے عموماً اور غلاموں کے لئے خصوصاً ایک پشت پناہ تھے۔ ان کے محافظ و نگہبان تھے۔ جو لوگ ان کی ایذاء کے درپے ہوتے۔ آپؐ ان کی کوششوں کو ناکام کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے۔ غرضیکہ آپؐ جس بات کو اپنے لئے اور اپنے متبعین کے لئے نیک اور بھلی جانتے تھے۔ اس کے حاصل کرنے کی اور جسے برا جانتے اسے دور کرنے کی مقدور بھر کوشش کرتے تھے۔

آپؐ کے جملہ خصائل پاکیزہ تھے۔ آپؐ واحد خدا کی عزت و عبادت کے قیام کے لئے اس طرز عمل کے بنانے والے تھے جو آپؐ کی 23 سالہ دینی خدمت کے ایام میں اہل عرب کے علم و آگاہی میں آیا۔ اور آپؐ کے طرز عمل نے تمام اہل عرب پر وہ اثر کیا جو آج تک کم از کم 14 کروڑ بنی آدم کو مؤثر کر رہا ہے۔ آپؐ کے طرز عمل میں عربوں کے کفر و نفاق کو مٹا کر انہیں اسلامی برادری میں متحد کرنے کی ضرور قوت و طاقت تھی۔ اور ہمارا یہ کہنا مبالغہ نہیں۔ کہ آنحضرتؐ کے پاکیزہ خصائل کے اثر کا کل عرب مل کر بھی مقابلہ نہ کر سکا نہ آپ کے تدبر اور طرز عمل کی تاب لا سکا۔ آپ کی ہر ایک مخالف نے مخالفت کر دیکھی۔ مگر آخر فتح آنحضرتؐ کو حاصل ہوئی۔

حضرت ابراہیم و موسیٰ، یسوع مسیح اور بنی اسرائیل کے دیگر انبیاء نے راستی و صداقت کے قوت و طاقت ہونے کے اصول پر کاربند ہو کر فتوحات حاصل کیں۔ ویسے ہی آنحضرتؐ نے بھی اسی اصول پر قائم رہ کر وہ فتوحات حاصل کیں جن کا ذکر ہو رہا ہے۔ سب انبیاء کے بعد آپؐ نے جو حضرت ابراہیمؑ کے ہی فرزند ارجمند تھے۔ اپنی زندگی کے طرز عمل سے ثابت کر دیا کہ قوت ہی راستی ہے کا اصول باطل ہے۔ صرف "راستی و صداقت کے طاقت ہونے کا ہی اصول صحیح و درست ہے"۔ کیا ہم مسیحی اور مسلم اس پاک اصول کی قدر و توقیر کو قائم رکھ سکتے ہیں؟ کاش! کہ ہم اس اصول کے پابند ہوتے۔"

(الفضل 31 مئی 1929ء ص 32)

لالہ جگن ناتھ صاحب
بی اے ایل ایل بی کبیر والہ

"بانیٔ اسلام کی سب سے افضل ترین خوبی یہ تھی۔ کہ انہوں نے اپنی زندگی کا بہت بڑا حصہ غریبی اور سادگی میں گزارا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کے مذہب میں غریب اور امیر کا تفاوت بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کم ہے اور جس قدر مساوات اہل اسلام میں پائی جاتی ہے۔ اتنی اور کسی مذہب کے پیرووں میں ملنی محال ہے۔ میں مثالیں دے کر مضمون کو لمبا کرنا نہیں چاہتا۔ مگر تمثیلاً یہ عرض کرنا غیرواجب نہ ہوگا۔ کہ عیسائی مذہب کے پیرو باوجود خدا کے (Father Hood) یعنی سب کا باپ بوجہ خالق ہونے کے قائل ہیں اور اخوت انسانی میں یقین رکھتے ہیں۔ تاہم کالے اور گورے کا فرق اپنی عبادت گاہوں تک سے اٹھا نہیں سکے۔ اور ہنود میں تو یہ مرض بدرجہ غائت پھیلا ہوا ہے۔ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جو نہ صرف اصولی طور پر اس مساوات کو تسلیم کرتا ہے۔ بلکہ اس پر عمل بھی کرتا ہے۔ باقی مذاہب یہ سبق اس سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اور انہیں اس کے حاصل کرنے کی ضرورت بھی اشد فی زمانہ درپیش ہے۔

دوسری خوبی آنحضرت ﷺ میں ان کی حب الوطنی اور قوم کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کی ہے۔ کون نہیں جانتا۔ حضرت محمدؐ صاحب کو اپنے ملک میں قبیح رسوم اور خانہ جنگی دور کرنے میں کس قدر مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کا مفصل ذکر کرنا یہاں بوجہ طوالت ممکن نہیں۔ مگر اشارتاً اتنا عرض کروں گا۔ کہ ان کی ہجرت اور اپنے مخالفین سے جنگ وجدل اس امر کا بیّن ثبوت ہیں۔ کہ آنحضرتؐ کی تمام عمر اپنے ملک اور قوم کی خاطر دائمی تکلیف میں گزری۔ اور مسلمان غور فرمائیں۔ وہ آنحضرت کی اس بارے میں پیروی کر رہے ہیں۔ یا نہیں۔

تیسرا وصف آنحضرت میں یہ تھا۔ کہ وہ کمال درجہ کے بہادر تھے۔ دشمنوں کی تعداد خواہ کتنی کیوں نہ ہو۔ وہ ہرگز نہ گھبراتے تھے۔ اور مردانہ وار ان کا مقابلہ بلاخوف و خطر کیا کرتے تھے۔ بارہا وہ مخالفین کے نرغے میں پھنسے۔ مگر حوصلہ کبھی نہ ہارا۔ اور آخر غالب آئے۔ بعض معترضین دیگر مذاہب کے اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ محمدؐ صاحب نے اپنا مذہب بزور شمشیر پھیلایا۔ مگر شائد ان کو معلوم نہیں حضرت محمدؐ صاحب کا واسطہ ان لوگوں سے تھا۔ جو پرلے درجے کے لڑاکے اور بے رحم تھے۔ آج تک عرب کے بدو ان باتوں کے لئے مشہور ہیں۔ اور ان کے ہم مذہب زائرین مکہ ان کی ان بدعادات کا شکار ہوتے چلے آتے ہیں۔ ایسے لوگ دلائل کو نہیں سنا کرتے۔ اگر وہ پرواہ کرتے ہیں تو صرف اس کی جو ان کی تلوار کو تلوار سے کاٹ سکے۔ مہاتما گاندھی جیسے مرنجان و مرنج آدمیوں کی وہاں دال نہ گل سکتی تھی۔ اور یہ ہندوستان جیسے بدنصیب ملک کا ہی حصہ ہے۔ کہ اس کا سب سے بڑا سیاسی آدمی عدم تشدد پر کاربند ہو کر اپنے ملک کے دکھڑے دور کرنے کا خیال اپنے دماغ میں لائے۔

چوتھا وصف آنجنابؐ میں یہ تھا۔ کہ متوکل اور راضی برضا رہنے والے تھے۔ مگر ان آدمیوں کی طرح نہیں۔ جن کی کمی بدقسمتی سے نہ مسلمانوں میں ہے۔ اور نہ ہندوؤں میں۔ کہ خدا کے بھروسہ پر ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہیں۔ بلکہ آنجنابؐ تدبیر صائب کے قائل تھے۔ ایک دفعہ آپ کی فوج کے ایک سپاہی نے اپنا اونٹ کھلا چھوڑ دیا۔ آنحضرتؐ نے اس سے اس فروگذاشت کا سبب پوچھا۔ اس نے جواب دیا۔ پچھلے مقام پر آپؐ نے ہر بات توکل پر چھوڑنے کا وعظ فرمایا تھا۔ آپؐ نے نہایت متانت سے جواب دیا۔ ع

برتوکل زانوئے اشتر بہ بند۔ یعنی انسان کو پہلے اپنی تدابیر ختم کر کے پھر توکل کرنا چاہئے۔ آج کل کئی اصحاب یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ محلہ میں طاعون پڑی ہو۔ مگر محلہ نہیں چھوڑنا چاہئے۔ کیونکہ یہ توکل کے برخلاف ہے۔ ع

بریں عقل و ہمت بباید گریست

حضرت محمدؐ صاحب کی ایک اور خوبی جس کی آج کل اس بدنصیب ملک کے لوگوں میں کمی ہے۔ وہ آپس کے معاملات میں عفو اور رواداری ہے۔ آپ کے زمانہ میں آپؐ کے مخالف عرب کے بت پرست لوگ اور یہود و نصاریٰ تھے۔ عرب کے لوگوں یعنی ہم وطنوں کو انہوں نے کئی لڑائیوں میں جن کے انجام پر ان کے بدنصیب مخالف یقیناً جانتے تھے۔ کہ وہ مروجہ قانون جنگ کے مطابق ضرور قتل کئے جائیں گے۔ معاف کر کے حیران کر دیا اور مذہب یہود اور نصاریٰ کی بابت ان کی صاف تلقین ہے۔ کہ وہ اہل کتاب ہیں۔ ان کے لئے خاص رعائیتیں رکھی گئی ہے **اور مجھے اس امر کا یقین ہے کہ اس زمانہ میں اگر ہندوستان اور عرب کے درمیان بھی آمدورفت کا سلسلہ ہوتا۔ تو ضرور یہی رعایات ہنود کو بھی آنحضرت دیتے۔ مگر اس زمانہ میں نہ ریل تھی۔ اور نہ تار۔ راستے دشوار گزار اور خطرناک تھے اور شائد انہوں نے ہنود کے فلسفہ اور مذہب کی بابت کچھ سنا تک نہ ہوگا......**

اوصاف تو آنحضرت میں اور بھی بہت ہیں۔ مگر میں انہی پر اکتفا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ کہ خداوند تعالیٰ ہم سب کو نیک توفیق عنایت کرے اور ہم بزرگان سلف کے شعار کو مشعل راہ بنا کر اس زندگی کی مسافت کو آسانی سے طے کر سکیں۔"

(الفضل 31 مئی 1929ء ص 44)

پنڈت تاراچند صاحب
ناظر وزارت گلگت

"میں حضرت محمد صاحب کی اس تعلیم کا پورے طور پر مداح ہوں۔ کہ لا الہ الا اللہ یعنی نہیں ہے کوئی معبود سوائے ایک اللہ کے۔ بت پرستوں کے ملک میں اور ایک بت پرست خاندان میں پیدا ہو کر خدا کی وحدانیت کا اظہار کوئی معمولی بات نہیں ہے ہزارہا قسم کے توہمات اور بت پرستی کی رسوم کو ترک کرا کر ایک وحدہ لاشریک خدا کی طرف تاریکی میں ٹھوکریں کھانے والی خلق خدا کو متوجہ کرنا ایک بہت بڑا احسان۔ ایک بہت بڑا کام ہے۔ جو حضرت محمدؐ صاحب نے سرانجام دیا۔ اور ہر شخص جو خدا کی ہستی پر یقین رکھتا ہے۔ اپنے پیارے خالق و مالک کی شان کو ظاہر کرنے والے حضرت محمدؐ کے احسان سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔

مجھے کئی سال تک حضرت محمد صاحب کی زندگی کے متعلق کئی قسم کے خیالات کے مطالعہ کا موقعہ ملتا رہا۔ اول اول تو میں ان کو بدامنی کا بانی اور عیش پرست انسان سمجھتا رہا۔ لیکن جوں جوں آپؐ کی زندگی کے صحیح واقعات میری نظر سے گزرنے لگے۔ میرے پراگندہ اور بے بنیاد خیالات اپنی ہستی پر قائم نہ رہ سکے۔ اور آخرکار مجھے اس عظیم الشان ہستی کا مداح بنے بغیر چارہ نہ رہا۔

میں مذہبی پیچیدگیوں میں پڑنا نہیں چاہتا۔ ہمیں ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جن عظیم الشان ہستیوں نے اپنی ساری زندگی کے آرام و آسائش کو قربان کر کے اور تکلیفیں اٹھا کر ہمارے لئے روشنی کا مینار قائم کیا ہے۔ ہم صدق دل سے ان کے ممنون احسان اور شکر گزار ہوں اور ان کی پاکیزہ زندگی سے فیض حاصل کر کے شاہراہ ترقی پر گامزن ہوں......"

"بعض مورخوں اور اکثر نکتہ چینوں کا دعویٰ ہے۔ کہ اسلام زبردستی اور تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ لیکن بانی اسلام اور آپ کے پیرووں کے عمل اور آپ کی پیش کردہ تعلیم سے اس کی بالکل تردید ہوتی ہے۔

ایک دفعہ حضرت علی ایک جابر دشمن کو زیر کر کے تلوار کے وار سے اسے کیفر کردار کو پہنچانا چاہتے تھے۔ کہ اس نے ان کے منہ پر تھوک دیا حضرت علی بجائے اس کے کہ زیادہ طیش میں آکر فوراً اس کا سر تلوار سے قلم کر دیتے۔ اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ تاکہ یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ اس کے قتل کرنے میں ذاتی انتقام کا جذبہ بھی شامل تھا۔

حضرت محمدؐ صاحب پر بھی دشمنوں نے سخت سے سخت حملے کئے۔ ایک موقعہ پر ایک دشمن ننگی تلوار دکھا کر آپ کو مرعوب کرنا چاہتا تھا۔ اس نے کہا اب بتاؤ تم کو کون بچانے والا ہے۔ آپؐ نے اس وقت جبکہ آپؐ خالی تھے۔ بغیر کسی تامل کے فی الفور جواب دیا۔ کہ خدائے برتر۔ یہ سن کر دشمن کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ اور پھر وہ مسلمان ہو گیا۔

عمر کے آخری مرحلہ پر جبکہ تمام عرب مطیع ہو چکا۔ آنحضرت بادشاہوں کے بادشاہ بن گئے۔ مگر آپ کے گھر میں وہی تنگی اور فاقہ مستی بدستور قائم رہی جو پہلے تھی۔ بیویوں نے ایک موقعہ پر مطالبہ کیا۔ کہ اب تو روٹی کپڑے کی کمی نہیں رہنی چاہئے۔ مہربانی کر کے ہماری ضروریات پر غور فرمایا جائے۔ لیکن آپ نے اسی حالت میں صبر و شکر کرنے کا ارشاد فرمایا۔ ہمارے ملک کے نوجوانوں کو اس عظیم الشان ہستی کی زندگی پر غور کرنا چاہئے۔"

(الفضل 26 نومبر 1933ء ص 34)

پروفیسر ایچ سی کمار صاحب
بی اے ایف۔ ٹی۔ ایس
جائنٹ جنرل سیکرٹری
تھیوسافیکل سوسائٹی ہند

"دس سال کے قلیل عرصہ میں جو عالی شان کامیابی حضرت محمد صاحب کو حاصل ہوئی اس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ بدھ دھرم کی کامیابی راجہ اشوک کی حمایت سے ہوئی۔ عیسائی مذہب کی کامیابی شاہ کانسٹنٹائن کی مدد سے ہوئی اور دونوں طول طویل عرصہ کے بعد مگر اسلام کی کامیابی خود آپ کے ذریعہ ہوئی اور اس کی سرعت ایسی تھی کہ اب تک حیرت پیدا کرتی ہے دس سال سے کچھ ہی زائد عرصہ ہوا تھا کہ آپؐ اکیلے ابوبکرؓ کی ہمراہیت میں مکہ سے جان بچا کر بھاگنے پر مجبور ہوئے تھے۔ اب آپؐ سارے عربستان کے دینی اور دنیوی تاجدار ہیں اور غیر ممالک کے تاجدار آپ کی خدمت میں وفد پر وفد بھیج رہے ہیں **غرض آپ کی زندگی کے مشن کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی کمی باقی نہ تھی۔"**

(الفضل 31 مئی 1929ء ص 63)

لالہ رامچند مچندہ
ایڈووکیٹ وپریذیڈنٹ
اروڑ بنس مکھ سبھا لاہور

"میں اس وقت کے جلد تر آنے کا منتظر ہوں۔ کہ جب غیر مسلم انسانی طبقات آنحضرتؐ کی عزت اور تعظیم کے لئے سر جھکائے اور ان کے انسانی مساوات کے اصول کی قدر و منزلت کرے۔ اور اپنے سات کروڑ مسلم بھائیوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاطر تمام ہندی پنتالیس کروڑ انسانوں کے مسلمہ رہبر کی عزت اور ادب کریں۔ اور باہمی ایسی رواداری اور پاس خاطر سے کام لیں کہ باہمی مغایرت اور نفرت کا جذبہ دور ہو۔ اور اخلاص اور انس پیدا ہو تاکہ ہند میں امن پیدا ہو۔ اور ترقی ہو۔ اور دوسری دنیا کے لئے مثال پیدا ہو۔ اب پرانے تنگ دائرے میں رہنے سے نہ تو اپنا بھلا ہے۔ اور نہ ہی دوسروں کا۔ جب دنیا تنگ ہو کر ایک محلہ بن گئی ہے۔ تو ہندو اور مسلم ہندیوں کو بھی تنگ خیالی سے باہر نکلنا لازمی ہے اور اس میں مسلمانوں کی طرف سے پیش قدمی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ان کے سوشل سسٹم میں عالمگیر اصول موجود ہے۔

میں آنحضرتؐ کے اس اصول اور اس اصول کے پیروؤں کو بڑی عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اور اپنے عقیدہ کے مطابق ان تمام لوگوں کے ساتھ صدق دل سے شامل ہوتا ہوں کہ آج آنحضرتؐ کے احسانات کو یاد کر رہے ہیں اور ان آزاد خیال ہندوؤں کے ساتھ ہوں کہ جو آنحضرت صلعم کے عالمگیر انسانی اصولوں کی قدر کرتے ہیں۔

(الفضل 25۔ اکتوبر 1930ء ص 24)

"میں دیکھ رہا ہوں کہ کیا امریکہ 'یورپ' ایشیا اس پیاس میں تڑپ رہے ہیں مسلمانوں کو پیش قدمی کر کے انسانی مساوات اور وحدانیت کے اصول کو دنیا میں پیش کرنا چاہئے۔ اس سے اسلام کا درجہ بڑا ہوگا اور ساری دنیا ان اصول کے لانے والے حضرت محمد ﷺ کی احسانمند اور شکرگزار ہوگی اور وہ دن ہوگا کہ جب پیغمبر اسلام کی برسی ہندوؤں کے گھروں منائی جائے گی۔"

(الفضل 31 مئی 1929ء ص 31)

لارڈ سنل (LordSnell)

سابق نائب وزیر ہند

ترجمہ (حضرت) محمد ﷺ مسلمانوں کے نزدیک اسلام کے مقدس بانی ہیں اور عام دنیا کے نزدیک آپؐ تاریخ کی عظیم الشان مذہبی قوتوں میں سے ایک زبردست قوت ہیں۔ ہم میں سے جو مسلمان نہیں ہیں۔ ان کا بھی حق ہے۔ کہ آپؐ کی اس تعظیم میں آپؐ کے پیروؤں کے ہم نوا ہوں۔ جس سے کہ آپؐ کے ماننے والے ہر جگہ آپؐ کو یاد کرتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہو کر آنحضرت کی اس شجاعت' عدیم النظیر بصیرت اور راستبازی و ایمانداری کی تعریف کریں۔ جس سے آپؐ نے اپنے مشن کی اشاعت کی۔

کسی مذہبی معلم یا نبی کی صداقت کا اہم ترین معیار یہ ہو سکتا ہے۔ کہ دیکھا جائے وہ دنیوی مخالفتوں یا اپنے دوستوں کی خوشامد کے باوجود مستقل اور سو فیصدی اپنے اصول پر قائم رہا۔ اور چونکہ محمد (صلعم) سے یہ غیر معمولی چیز ظاہر ہوئی۔ اس لئے غیر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لاکھوں انسان آپؐ کا نام عزت سے لیتے ہیں۔

جونہی کہ آپؐ نے تبلیغ شروع کی۔ آپؐ کو ایذا دی جانے لگی۔ حتیٰ کہ مخالفت کی ابتداء بعض اوقات آپؐ کے اپنے ہی خاندان کے لوگوں کی طرف سے ہوتی۔ لیکن یہ تکالیف آپؐ کی زبان کو بند نہ کر سکیں۔ اور آپؐ نے صاف کہہ دیا۔ کہ اگر مخالفین میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند بھی لاکر رکھدیں۔ کہ میں اپنے کام سے رک جاؤں۔ تو بھی ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حتیٰ کہ خدا مجھے اپنے مقصد میں کامیاب کردے۔ یا مجھے موت آجائے۔

مذہبی زندگی کے متعلق میرا اپنا نظریہ یہ ہے کہ مذہب اور عقائد کی قیود سے قطع نظر کرتے ہوئے اس نیکی کی تقلید کروں۔ جو دنیا میں قائم رہنے والی ہے۔ اور چونکہ محمد (صلعم) اس نیکی کے عظیم الشان مصدق تھے۔ اس لئے میں تہ دل سے اس تقریب میں شرکت کے لئے تیار ہوں۔ جو آپؐ کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے ترتیب دی جائے۔

(الفضل 26 نومبر 33ء)

نوٹ۔ یہ مکتوب لارڈ سنل نے حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے انچارج احمدیہ مشن انگلستان کے نام سپرد قلم کیا۔

بانی تحریک کی پُرشوکت پیشگوئی

اس عالمی تحریک کا مستقبل نہایت شاندار ہے چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفہ المسیح الثانی نے آج سے قریباً باون سال قبل یہ پیشگوئی فرمائی۔

"دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے۔ مخالفت میں کتنی ہی بڑھ جائے۔ گو دنیا کے ذرائع ہماری نسبت کروڑوں کروڑ گنے زیادہ ہیں۔

لیکن یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے۔ ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں۔ زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ اور (دین حق) کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن اردو ص 324 طبع دوم 29 ستمبر 1948ء)

درود شریف

خدا کے نور سے معمور ہے درود شریف
کلامِ پاک میں مذکور ہے درود شریف

حضورِ رحمتِ ایزد کا نسخۂ آساں
خدا کے فضل کا منشور ہے درود شریف

سکونِ قلب میسر ہو جس کی برکت سے
ہو جس سے روح بھی مسرور ہے درود شریف

حروف جس کے ہیں انوار کے گہر پارے
وہ شش جہات میں مشہور ہے درود شریف

زمیں سے تابفلک ہو گئی فضا روشن
جہاں میں نور علیٰ نور ہے درود شریف

ملے ہے اس سے قبولیتِ دعا کا شرف
خدا کے قرب کا دستور ہے درود شریف

کلیدِ فتح و ظفر لاکلام صلِّ علیٰ
نویدِ صحتِ رنجور ہے درود شریف

غلامِ در ہی مقامِ کلیم پاتے ہیں
یہاں بمنزلۂ طور ہے درود شریف

مرے لئے ہو خدایا نجات کا موجب
ترے حضور میں منظور ہے درود شریف

تمام عمر رہے شادؔ تیرے وردِ زباں
جہاں تلک تجھے مقدور ہے درود شریف

محمد ابراہیم شادؔ

جو رازِ دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے

آنکھ اس کی دُوربیں ہے دل یار سے قریں ہے
ہاتھوں میں شمعِ دیں ہے عینُ الضیاء یہی ہے

درثمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

عہدیداران مجالس

ماہنامہ انصاراللہ کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں

○ مجلس انصاراللہ کے تحت شائع ہونے والے ماہنامہ انصاراللہ کا تعلیم و تربیت کے لحاظ سے اپنی خاص دینی اور علمی افادیت کے پیش نظر ہر احمدی گھرانے کی تربیتی ضرورتوں کو باحسن انداز پورا کرنے میں اپنا ایک بڑا ہی موثر کردار ہے۔ اس قیمتی۔ علمی۔ اور دینی مجلّہ کی اہمیت کے بارے میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب قمرالانبیاء فرماتے ہیں:۔

"میں اس جگہ رسالہ انصاراللہ کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصاراللہ کو چاہئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔ اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں۔ اور اس کے لئے مختلف علمی موضوعات پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں تاکہ اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اس کے متعلق دلچسپی بڑھتی جائے"

تمام عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اخلاص اور محنت کے ساتھ وقت کی قربانی دے کر ماہنامہ کی توسیع اشاعت کے لئے ایک مہم شروع کریں۔ اور تمام انصار سے ذاتی رابطہ کرکے تحریک کریں کہ:۔

1۔ تمام انصار بھائی اس کی خریداری قبول کریں۔ سالانہ چندہ صرف 60 روپے۔

2۔ موجودہ ہر خریدار کم از کم ایک نیا خریدار بنائے۔

3۔ مالی وسعت رکھنے والے انصار ان بھائیوں کے نام رسالہ جاری کروائیں جو مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں مگر اپنے حالات کے سبب خود خرید نہیں سکتے۔

4۔ بیرون ملک اپنے عزیزوں۔ رشتہ داروں اور دوستوں کے نام تحفتہً جاری کروائیں۔ کسی بھی ملک کے لئے اس کا سالانہ چندہ -/1000 روپے ہے۔

(قائد اشاعت مجلس انصاراللہ۔ پاکستان)

☆☆☆☆☆☆

اعلان

○ وہ طلباء و طالبات جنہوں نے امسال انٹر میڈیٹ یا بیچلرز کا امتحان کسی بھی بورڈ یا یونیورسٹی سے دیا ہے اور رزلٹ کے اعلان کے بعد کسی بھی حکومتی پیشہ ورانہ ادارہ (انجینئرنگ۔ میڈیکل کالج وغیرہ) اور جنرل اکیڈمک یونیورسٹی میں داخلہ کے خواہاں ہیں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ داخلہ کے وقت (خواہ داخلہ سابقہ میرٹ پر ہو یا ٹیسٹ کی بنیاد پر) ڈومیسائل کی ضرورت پڑے گی۔ ڈومیسائل قبل از وقت بنا لیا جائے تو بہتر ہے ورنہ آخری وقت میں رش زیادہ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے خاص طور پر وہ طلباء و طالبات جو حکومتی ادارہ جات میں جانے کے خواہش مند ہیں وہ فوری طور پر اپنا ڈومیسائل بنوالیں۔

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم مبشر احمد صاحب نائب سیکرٹری وقف نو ضلع گوجرانوالہ کی والدہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب مرحوم آف پھلوکی ضلع گوجرانوالہ مورخہ 99-6-17 کو وفات پاگئی ہیں جو کہ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید دارالعلوم غربی (الف) کی خوشدامن اور بشارت احمد صاحب (عوامی بلڈنگ میٹریل سٹور دارالبرکات کی تائی تھیں، مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں مقامی طور پر اسی دن بعد نماز مغرب مکرم ظفر اقبال جاوید مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جبکہ 99-6-18 کو بعد نماز فجر الیت محمود ربوہ میں مکرم عبدالسلام طاہر صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین پر مکرم رضوان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ کے خاوند جو کہ موصی تھے 1963ء میں جوانی میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اس طرح مرحومہ نے ایک لمبا عرصہ نہایت صبر شکر سے گذارا دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد رشید اختر صاحب زعیم انصاراللہ ہارون آباد مورخہ 17۔ مئی 1999ء کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ اسی روز شام چھ بجے مکرم و محترم محمد خان صاحب رانا ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر نے پڑھائی۔ اور آبائی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم سلسلہ کے کاموں میں اور مہمانوں کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

خداوند تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں حصہ دے۔ اور ان پر اپنا خاص فضل نازل فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارت کے امریکہ سے مذاکرات

بھارت امریکہ سے کشمیر پر مذاکرات کے لئے تیار ہوگیا۔ امریکی سنٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل زینی کے ساتھ آنے والے نائب وزیر خارجہ اسلام آباد سے امریکہ جاتے ہوئے دہلی رکیں گے۔ اور بھارت حکام کے ساتھ کشمیر کی صورت حال پر بات چیت کریں گے۔ بھارت نے اس آمادگی کے باوجود کہا ہے کہ کسی تیسرے فریق کی مداخلت قبول نہیں کی جائے گی۔ بھارتی ترجمان نے کہا کہ امریکی عہدیدار کے دورہ سے کشمیر کا سوال عالمی حیثیت اختیار نہیں کرے گا۔ یہ پاکستان اور بھارت کا باہمی جھگڑا ہے جسے وہ مل جل کر طے کریں گے۔ بھارت کی پوزیشن پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

افغانستان جیسی بنیاد پرستی

بھارت وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے کہا ہے کہ بھارت کو کشمیر میں افغانستان جیسی بنیاد پرستی کا سامنا ہے مقبوضہ کشمیر میں حالیہ لڑائی کی قیادت کشمیری حریت پسندوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ اسلامی بنیاد پرستوں کے ہاتھ میں ہے۔ کارگل میں پہاڑی چوٹیوں پر قابض 80 فیصد پاکستانی فوجی ہیں اور صرف 20 فیصد مجاہدین ہیں۔ بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے کہا کہ پاکستان ساری صورت حال کا ذمہ دار ہے۔

علیحدگی نہیں چاہتا

کرد باغی لیڈر عبداللہ اوکلان نے جو اس وقت اپنے خلاف بغاوت کے مقدمے کا سامنا کر رہے ہیں کہا ہے کہ میں علیحدگی نہیں چاہتا جمہوری ترکی کے لئے کام کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ صرف میں ہی کردوں کو امن پر راضی کر سکتا ہوں۔ میری موت سے ترکی کو نقصان پہنچے گا۔

جنوبی کوریا کی وزیر برطرف

جنوبی کوریا کی اداکارہ وزیر رشوت لینے پر برطرف کر دی گئی۔ سابق ادارہ سولین سوک نے کاروباری حلقوں سے تحائف حاصل کئے جس کا اعتراف کرلیا۔ وزیر کا موقف ہے کہ میں نے یہ رشوت بطور وزیر نہیں بلکہ بطور اداکارہ حاصل کی ہے۔

سرب بدمعاشوں کا سامنا

امریکی کمانڈر نے کہا ہے کہ کسووو میں امن فوج کو سرب بدمعاشوں کا سامنا کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک ایسے علاقہ میں فرائض سر انجام دے رہے ہیں جو بارودی سرنگوں اور بموں سے اٹا پڑا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کسووو میں امریکی فوجوں پر دو مرتبہ فائرنگ کی گئی۔ اس کا مطلب ہے کہ بارودی سرنگوں، زندہ بموں کے علاوہ ہمیں اس علاقہ میں سرب بدمعاشوں سے بھی نپٹنا ہوگا۔

کیچڑ اور پتھروں کا طوفان

جنوبی چین میں کیچڑ اور پتھروں کے طوفان سے 7 دیہاتی ہلاک اور 16۔ لاپتہ ہوگئے۔ ان کے بارے میں گمان کیا جارہا ہے کہ وہ بھی ہلاک ہوگئے ہونگے۔ اس طوفان میں دس مکان زمین میں دفن ہوگئے۔ یہ واقعہ دریائے بانگ زی کی ذیلی نہر بند ہو جانے سے پانی کی سطح بہت بلند ہو جانے پر پیش آیا۔

عالمی کمپیوٹر کریش کا خطرہ

اقوام متحدہ اس سال کے اختتام تک عالمی کمپیوٹر کریش سے بچنے کے لئے ایک ہنگامی پروگرام پر کام کر رہی ہے۔ جیسے جیسے یکم جنوری 2000ء قریب آرہی ہے دنیا بھر میں کمپیوٹر کریش کا خوف بڑھتا جارہا ہے۔

خروشیف کا بیٹا امریکی شہریت

ماضی کی عالمی طاقت سوویت یونین کے وزیر اعظم اور عالمی طاقت کے سربراہ وزیر اعظم خروشیف کا بیٹا سرجی خروشیف اور اس کی اہلیہ نے امریکہ کا شہری بننے کی خواہش میں متعلقہ ٹیسٹ پاس کر لیا ہے۔ دونوں جلد ہی امریکی شہری کی حیثیت سے حلف اٹھائیں گے۔

☆☆☆☆☆☆

بہار میں پولیس کی ہڑتال

بھارتی صوبہ بہار میں پولیس کے 18۔ ہزار افسروں نے ہڑتال کر دی۔ ہڑتالیوں کا مطالبہ ہے کہ ان کی تنخواہیں بھی دہلی کی پولیس کے برابر کی جائیں۔ انہوں نے غیر معینہ عرصے کے لئے ہڑتال کی دھمکی دے دی ہے۔

انڈونیشیا میں طلبا پولیس تصادم

انڈونیشیا کے علاقے مشرقی جاوا میں طالب علموں اور پولیس کے مابین جھڑپوں میں متعدد افراد زخمی ہو گئے مظاہرین پولیس ہیڈ کوارٹر کے باہر اپنے چھ ساتھیوں کی رہائی کے لئے مظاہرہ کر رہے تھے۔ زخمیوں میں سے تین کی حالت نازک ہے۔

ثالثی کی پیشکش مسترد

سعودی عرب نے یمن کے ساتھ اپنی سرحد کا پرانا تنازعہ طے کرنے کے لئے بین الاقوامی ثالثی کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ یہ تجویز یمن نے پیش کی تھی۔ دونوں ملکوں میں اس تنازعہ پر کئی جھڑپیں ہو چکی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 25- جون- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 41 درجے سنٹی گریڈ
26-جون- غروب آفتاب- 7-21
27-جون- طلوع فجر- 3-21
27-جون- طلوع آفتاب 5-02

امریکہ جائز رویہ اپنائے

پاکستان نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جائز رویہ اپنائے۔ امریکی حکام جو نقطہ نظر لیکر اسلام آباد آئے ہیں وہ تنگ نظری پر مبنی ہے۔ اسے آگے بڑھانے سے بھارت کا حوصلہ بڑھے گا۔ امریکی سنٹرل کمانڈ کے کمانڈر ان چیف جنرل انتھونی زینی نے پاک آرمی کے چیف آف سٹاف جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کی۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے ایک بریفنگ میں بتایا کہ بھارت کی طرف سے لائن آف کنٹرول کی خلاف ورزیوں کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ ترجمان نے کہا کہ مختلف مقامات خصوصاً سیاچن، وادی نیلم اور چوربڑالک میں ان خلاف ورزیوں سے سب آگاہ ہیں۔ بھارت نے ان علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ امریکہ کو بتایا گیا کہ پاکستان کارگل کی صورت حال کو جنگ میں تبدیل کرنے کا خواہاں نہیں ہے۔ امریکہ کو منصفانہ طرز عمل اختیار کرنا ہوگا۔ منفی امریکی رویے سے بھارت کو شہ ملے گی۔

مستقل امن کیلئے کشمیر کا مسئلہ حل کیا جائے

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ مستقل امن کے لئے تنازعہ کشمیر حل کیا جائے صرف کارگل نہیں پورے کشمیر پر بات ہونی چاہئے۔ بھارت کو چاہئے کہ وہ امن کا راستہ اختیار کرے۔ جنگ ہوئی یا سرحدوں پر کشیدگی برقرار رہی تو ایسی تباہی ہوگی جس کا کبھی ازالہ نہیں ہو سکے گا۔ وزیر اعظم نے یہ بات اگلے مورچوں پر پاک فوج کے جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

نواز شریف اگلے مورچوں پر پہنچ گئے

وزیر اعظم نواز شریف پاک آرمی کے سربراہ جنرل پرویز مشرف کے ہمراہ کنٹرول لائن کے اگلے مورچوں پر پہنچے توپیں چل رہی تھیں اور بھارتی طیارے فضا میں تھے۔ نواز شریف سکردو سے آگے گنگہ کے مقام پر گئے جس کے سامنے دراس سیکٹر ہے انہوں نے فوجی جوانوں سے ملاقات کی ایک لاکھ روپیہ انعام دیا اور ان کو شاباش دی فوجوں نے ساڑھے گیارہ ہزار فٹ کی بلندی پر دشمن سے چھینے گئے ہتھیار دکھائے۔ وزیر اعظم نے زخمی فوجیوں کی عیادت بھی کی۔

سیالکوٹ ورکنگ باؤنڈری پر گھمسان کی لڑائی

سیالکوٹ کی ورکنگ باؤنڈری پر پاک اور بھارتی افواج کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ گولیاں چلنے کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔

پاکستان کا نقصان

گلف نیوز نے تبصرہ کیا ہے کہ ایٹمی جنگ شروع ہوئی تو پاکستان کا زیادہ نقصان ہوگا۔ دونوں ممالک کے پاس ایٹمی ہتھیار اور جدید میزائل ہیں اس لئے دونوں جنگ نہیں چاہتے۔

امریکی جرنیل سے ملاقات سے انکار

ایک اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف نے امریکی جرنیل انتھونی زینی سے ملاقات سے انکار کیا ہے۔ امریکی جرنیل کو کہہ دیا گیا ہے کہ دباؤ نامنظور ہے۔ امریکہ تنگ نظری کا مظاہرہ نہ کرے امریکی جرنیل کی وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف سے ملاقات کی کوشش بھی کامیاب نہ ہوئی۔ امریکی جرنیل نے اب بھارت بھی جانا ہے بظاہر امریکی جرنیل کا دورہ پاکستان ناکام محسوس ہوتا ہے۔

قومی اسمبلی سے اپوزیشن کا بائیکاٹ

سندھ کی صورت حال پر حکومتی اقدامات کے خلاف قومی اسمبلی میں اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا اور سندھ کا بجٹ چیلنج کرنے کا اعلان کیا۔ حزب اختلاف نے کہا کہ حکومت کو سینہ زوری کی عادت پڑ چکی ہے۔ اس کا اقدام آئین سے غداری ہے۔ اسمبلی میں شیم شیم کے نعرے لگائے گئے۔ جے یو آئی بھی اپوزیشن سے مل گئی۔ سندھ کے بجٹ پر اعتراض کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر سندھ کے بجٹ اسمبلی میں پیش نہیں کیا جاتا تو اس پر قومی اسمبلی میں بحث کرائی جائے۔ موجودہ حکومتی طریقہ غیر آئینی ہے۔

بجلی چوری نہیں کی

سابق صوبائی وزیر میاں معراج دین کو پولیس نے جملہ الزامات سے بری قرار دیتے ہوئے ان کے خلاف مقدمات خارج کر دیئے ہیں۔ پولیس نے کہا ہے کہ انہوں نے بجلی چوری نہیں کی۔ ایس پی کینٹ نے انکوائری کے بعد اعلیٰ حکام کو لکھا کہ واقعہ غلط فہمی کے سبب پیش آیا۔

صوبہ سرحد کو واپڈا کا صاف جواب

تربیلا ڈیم کی رائلٹی کے سوال پر واپڈا اور حکومت سرحد کے درمیان جو تنازعہ چل رہا ہے اس میں واپڈا نے صوبہ سرحد کی حکومت کو صاف جواب دے دیا ہے۔ سرحد کا مطالبہ ہے کہ واپڈا اسے 12- ارب روپے بطور رائلٹی ادا کرے۔ واپڈا کا کہنا ہے کہ صرف چار ارب دیں گے۔ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے واپڈا کے حق میں فیصلہ دیا تھا مگر صوبہ سرحد نے ماننے سے انکار کر دیا۔

لیگی کارکنوں پر تشدد کی سزا

حکومت پنجاب نے تحریک نجات 1994ء میں مسلم لیگی کارکن پر تشدد کرنے والے پولیس انسپکٹر کی تنزلی کر کے اسے سب انسپکٹر بنا دیا۔

فوجی افسران چولستان پہنچ گئے

فوجی افسر چولستان پہنچ گئے اور انہوں نے آگ کے پراسرار گولوں کی تحقیقات کی۔ اور مخروطی شکل کی چیز قبضے میں لے لی جن کے بارے میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ یہ چیز چند دن قبل آسمان سے گری تھی ساتھ دھماکوں کی آوازیں اور آگ بھی نظر آئی تھی۔

کوئی کنفیڈریشن نہیں

وزیر مملکت برائے امور خارجہ صدیق کانجو نے کہا ہے کہ پاکستان کسی کنفیڈریشن کا حصہ نہیں بنے گا اور نہ ہی بھارتی لیڈر ایڈوانی نے کبھی ایسی تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں پوری قوم کی طرف سے یہ باور کرا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کو ایسی کسی تجویز سے کوئی دلچسپی نہیں۔ سارک ممالک کے درمیان کسی کنفیڈریشن کا کوئی امکان نہیں۔

نو کرکٹروں کا استقبال

کپتان اور دیگر چند اہم کھلاڑیوں کے بغیر پاکستانی کرکٹ ٹیم کے نو کھلاڑی وطن واپس پہنچے تو ان کا گندے انڈوں اور ٹماٹروں سے استقبال کیا گیا۔ شرم شرم کے نعرے لگائے گئے۔ کھلاڑیوں کو زبردست پہرے میں ائرپورٹ سے باہر لایا گیا۔ کھلاڑیوں پر جوئے کے الزامات عائد کئے گئے۔

متحدہ کے دو کارکنوں کو سزائے موت

متحدہ قومی موومنٹ کراچی کے دو کارکنوں کو پاک فوج کے اہلکاروں کو قتل کرنے کے الزام میں موت کی سزا سنا دی گئی۔ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نمبر2 نے پاک فوج کے کرنل ظفر زیدی کی گاڑی پر فائرنگ کر کے لانس نائیک فیاض کو ہلاک کرنے والے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے ایم کیو ایم کے کارکن یاسین اور وسیم کو موت کی سزا سنا دی۔ یہ واقعہ عزیز آباد تھانہ کی حدود میں پیش آیا تھا۔

نواز شریف کا دورہ چین

وزیر اعظم نواز شریف کے دورہ چین کے بارے میں دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ یہ دورہ بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ وزیر اعظم پاک بھارت کشیدگی کے معاملات پر بات چیت کے لئے چین روانہ ہو رہے ہیں۔

ریڈیو تہران کا دعویٰ

ریڈیو تہران نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکی جنرل کا دورہ اسامہ کی گرفتاری کے سلسلہ میں تھا۔ ریڈیو نے دعویٰ کیا کہ اس دورہ کا مقصد پاک بھارت کشیدگی کا جائزہ لینا نہیں تھا۔

ورلڈ کپ میں شکست

احتساب بیورو نے ورلڈ کپ میں شکست کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ خفیہ ایجنسیوں کی جانب سے کھلاڑیوں کے غیر ذمہ دارانہ رویے کے ثبوت دینے پر کیس احتساب بیورو کو بھجوا دیا گیا ہے۔

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کے لئے

محمود جیولرز

دوکان 212381
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ٹانسلز، حلق و گلے کے امراض

گلے کے غدود کی سوزش و درد کا موثر اور آزمودہ علاج،

30/-	20 ML قطرے	GHP-383/GP
30/-	20 ML قطرے	GHP-67/GP
30/-	20 گرام گولیاں	GHP-83/A.B.T

مکمل آرام کیلئے مسلسل استعمال ضروری ہے تقریباً دو ماہ کا علاج -/450

تشخیص علاج ادویات
ہومیوپیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام،
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فون 212399
خصوصی رعایت بکساتھ

ضرورت سیلز سٹاف

ہمیں اپنی تیار کردہ ہومیو پیتھک الیکٹرو ہومیو پیتھک ادویات کے لئے پاکستان کے ہر ضلع میں سیلز سٹاف کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنے کوائف کے ہمراہ درخواستیں بمعہ کاپی شناختی کارڈ فوری رابطہ کریں۔

النور الیکٹرو میڈیکا رجسٹرڈ

603/A پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد- فون 44384-041

لندن جانے والے افراد کیلئے خوشخبری

ہم کراچی، لاہور، اسلام آباد تا لندن اور واپسی کے خصوصی رعائتی ہوائی ٹکٹ مہیا کرتے ہیں- لندن جانے والے دوست ہم سے جلد رابطہ کریں- نیز تمام بیرون ملک ارزاں ہوائی ٹکٹوں اور سفری انتظامات کے سلسلہ میں بھی ہماری خدمات ہمہ وقت حاضر ہیں-

سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز- 3-گوندل پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا- اسلام آباد

فون 270987 - فیکس 277738